خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 11- مارچ 1999ء - 22 ذی قعدہ 1419 ہجری - 11 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 56

غصہ پر قابو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

(الحکم مورخہ 10- مئی 902ء)

مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

(البدر مورخہ 27 مارچ 1903ء)

اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ غربت اور مسکینی میں اپنی زندگی بسر کرے یہ ایک تقویٰ کی شاخ ہے۔ جس کے ذریعہ ہمیں غضب ناجائز کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے ہی بچنا ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا۔ جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء ص 49)

مخلص اور فدائی خادم سلسلہ

محترم عیسیٰ درد صاحب کی المناک وفات

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری امور عامہ بے حد مخلص اور فدائی کارکن مکرم عیسیٰ درد صاحب مورخہ 8- مارچ 1999ء کو پنڈی بھٹیاں کے قریب موٹروے پر ٹریفک کے حادثے میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 54 سال تھی۔ مرحوم بہت وسیع سماجی تعلقات رکھتے تھے اور اس وجہ سے جماعتی خدمات میں اور انفرادی طور پر لوگوں کے کام آنے میں بہت معروف اور نیک نام شخصیت تھے۔

9- مارچ کو دن کے ڈیڑھ بجے کے قریب چھاؤنی میں محترم امیر صاحب ضلع لاہور کی رہائش گاہ پر نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ دیگر غیر از جماعت افراد، دوستوں اور اعلیٰ افسران نے بھی شرکت کی۔ محترم امیر صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں نماز مغرب کے بعد بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اگرچہ مرحوم موصی تھے لیکن حادثاتی موت کی وجہ سے سردست ان کی میت امانتاً عام قبرستان میں دفن کی گئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ لاہور کی جماعت کے احباب بڑی تعداد میں ساتھ آئے ہوئے تھے۔

مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت ضلع لاہور نے ان کی وفات پر نمائندہ الفضل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ درد صاحب مرحوم لاہور میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے والے صف اول کے لوگوں میں شامل تھے۔ مجھے کوئی تجربہ ایسا نہیں کہ درد صاحب کو جماعت کے کسی کام کے لئے بلایا گیا یا کہا گیا تو انہوں نے کسی قسم کی معذرت کی ہو۔ اپنے تمام دنیاوی اور تجارتی مفادات کو جماعتی مفادات کے ہمیشہ تابع رکھا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ دو دہائیوں سے زائد گہری ملاقات کی وجہ سے خاکسار اس بات کا گواہ ہے کہ ان کا یہ طریق کبھی بھی ان کے کسی دنیاوی مفاد کے لئے نقصان دہ نہیں ہوا بلکہ یقیناً فائدہ مند ہوا۔ کیونکہ ہر شخص پر ان کا عقیدہ واضح تھا اور ان کے تمام دوست جن سے اکثر کے ساتھ میرے بھی تعلقات ہیں ان کی اس بات کی وجہ سے قدر کیا کرتے تھے۔

محترم عیسیٰ درد صاحب شیزان میں ڈائریکٹر (مارکیٹنگ) تھے۔ عرصہ ۳۳ سال انہوں نے شیزان کی سروس کی ایم اے پاس کرنے کے بعد انہوں نے شیزان میں بطور سیلز آفیسر ملازمت کی اور ترقی کرتے ہوئے آج وہ ڈائریکٹر کے عہدے تک پہنچ گئے۔ حادثے کے وقت ان کی بیگم اور نسبتی ہمشیرہ گاڑی میں تھیں اور وہ خود گاڑی چلا رہے تھے۔ دونوں خواتین زخمی ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے چھوڑے ہیں جو سب غیر شادی شدہ ہیں۔

محترم عیسیٰ درد صاحب جماعت احمدیہ کے نامور خادم دین حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے اور حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب (سرخی کے چھینٹوں کے نشان والے رفیق حضرت مسیح موعود) کے نواسے تھے۔

شیزان انٹرنیشنل کے چیئرمین مکرم چوہدری منیر نواز صاحب نے مکرم عیسیٰ درد کی وفات پر کہا، ان کی شخصیت کا تاثر یہ تھا کہ لاہور میں جماعتی سطح پر ان کو ایسا شخص سمجھا جاتا تھا جو ہر مسئلہ حل کر سکتا ہے۔ ان کو Initiative کی زبردست طاقت حاصل تھی۔ ان کو جو بھی چیلنج دیا گیا انہوں نے اللہ کے فضل کے ساتھ پوری ذمہ داری سے اسے نبھانے کی کوشش کی۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کا رویہ ہمیشہ دوستانہ بے تکلفانہ اور مشفقانہ رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم عیسیٰ درد صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے غمزدہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 51

احباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ گرمیوں کے دن تھے۔ نماز عشاء کے بعد میں بیت مبارک کی چھت پر پہنچا۔ آپ کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا صاحبزادہ صاحب آ گئے حضور ٹہلتے رہے اور کچھ دعائیں بھی پڑھتے رہے پھر قرآن مجید یعنی حمائل شریف ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر تلاوت فرماتے رہے میں اس انتظار میں بیٹھا کہ' جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ اسی اثناء میں حضور بیت مبارک کے فرش پر جہاں بوریا' چٹائی اور جانماز کچھ بھی نہیں تھا سیدھے لیٹ گئے اور ہاتھ پھیلا دئے اور فرمایا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا ہمیں تو خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں کوئی فتور نہیں ہوتا"

میں آپ کے پیر دبانے لگا۔ حضور نے فرمایا تم

تو پیر ہو پیروں کی تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوفزدہ ہو گیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی عادت ہے نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعویٰ سے پہلے گذر گئے انہوں نے بھی مجھے یہ عادت ڈال دی ہے۔ حضرت اقدس اس بات کو سن کر خوش ہو گئے اور فرمایا تمہارے والد صاحب کا ایسا کرنا اب کام آگیا۔ اور ایسا ہی چاہئے اور احباب کو یہی کرنا چاہئے کہ آرام طلبی نہ ہو۔

ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست و احباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں"

(الحکم 21- مئی 1938ء صفحہ 16)

قبولیت دعا کی خواب میں بشارت

حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ حضرت مسیح موعود کے قدیم رفقاء میں سے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے 4- اپریل 1947ء کو ارشاد فرمایا "ان کی زندگی نیکی اور تقویٰ کی ایک مثال تھی ایسے لوگوں کا گذر جانا قوم کے لئے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور آنے والی نسلوں کا فرض ہوتا ہے کہ ان کی یاد کو اپنے دلوں میں تازہ رکھیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور ان کے روحانی وجود کو دنیا میں قائم رکھیں"

(الفضل 2- مئی 1947ء صفحہ 2)

حضرت بابو صاحب' حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے ہمراہ 1903ء میں قادیان گئے۔ حضرت اقدس بیت مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے بعد مصافحہ آپ کا تعارف کرایا آپ نے حضور کی خدمت میں نذرانہ کے طور پر کچھ رقم پیش کی اور بیعت کی سعادت حاصل کر کے انبالہ آ گئے اور دفعتہ" بیمار ہو گئے حتیٰ کہ بخار 104 ڈگری تک پہنچ گیا اسی طرح کئی روز گذر گئے اور حالت تشویشناک ہوتی چلی گئی آپ کا بیان ہے کہ:-

"چوہدری رستم علی صاحب روزمرہ دریافت حال کے لئے تشریف لاتے اور تسلی دیتے اور فرماتے کہ میں حضرت صاحب کو روزمرہ دعا کے لئے لکھتا رہتا ہوں۔ ایک روز دن کا وقت تھا مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ میری ہمشیرہ مرحومہ کہہ رہی ہیں کہ

دعا قبول ہو گئی...... اس کے بعد بخار کی حرارت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی اور میں کئی روز تک بیہوش رہا...... چوہدری صاحب مرحوم....... صحت کے لئے روز حضرت صاحب کی خدمت میں لکھتے رہے خدا کا شکر ہے کہ مجھے **.......ایک مہینے کے اندر بالکل آرام آگیا"**

(اخبار الحکم قادیان 28- جنوری 1940ء ص 6 کالم 1)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 12- مارچ 1999ء

5-05 a.m تلاوت- درس حدیث- خبریں-
5-55 a.m چلڈرنز کارنر- قرآن تلفظ-
6-20 a.m لقاء مع العرب-
7-20 a.m کوئز- تاریخ احمدیت-
8-15 a.m اردو کلاس-
9-20 a.m شجرے پھل
9-40 a.m ہومیو پیتھی کلاس-
11-05 a.m تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-55 a.m چلڈرنز کارنر- تلفظ-
12-15 p.m احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- مشاغل-
12-45 p.m فرام دی آرکائیوز مجلس عرفان- 84-2-17 ناصر آباد-
1-45 p.m لقاء مع العرب-
3-50 p.m اردو کلاس-
3-55 p.m کمپیوٹر سب کے لئے-
4-35 p.m بنگالی سروس
5-05 p.m تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-55 p.m درود شریف-
6-00 p.m خطبہ جمعہ لائیو-
7-05 p.m ڈاکومنٹری- ایک اچھا قلم کار کیسے بنا جا سکتا ہے-
7-35 p.m فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
8-40 p.m خطبہ جمعہ 99-3-12
9-55 p.m لقاء مع العرب-
11-05 p.m تلاوت- درس الحدیث-
11-45 p.m اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 13- مارچ- 1999ء

12-55 a.m. جرمن سروس-
1-55 a.m. چلڈرنز کارنر-
2-10 a.m. طبی معاملات- لیبارٹری ٹیسٹنگ
2-45 a.m. خطبہ جمعہ 99-3-12
3-55 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات-
5-05 a.m. تلاوت- حدیث- خبریں-
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر-
5-45 a.m. چلڈرنز کارنر
6-55 a.m. خطبہ جمعہ 99-3-12
8-00 a.m. اردو کلاس-
9-20 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے-
9-55 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
11-05 a.m. تلاوت- درس حدیث- خبریں
12-10 P.m. سرائیکی پروگرام- ترجمۃ القرآن کلاس-
12-55 P.m. طبی معاملات- لیبارٹری ٹیسٹنگ
1-30 P.m. گفتگو- حضرت مسیح موعود اور پنڈت لیکھ رام
2-30 P.m. لقاء مع العرب-
3-35 P.m. اردو کلاس-
5-05 P.m. تلاوت- خبریں-
5-30 P.m. ڈینش زبان سیکھئے-
6-00 P.m. انڈونیشین پروگرام-
7-00 P.m. بنگالی سروس-
8-05 P.m. چلڈرنز کلاس- 99-3-13
9-10 P.m. لقاء مع العرب-
10-15 P.m. التفسیر الکبیر
11-05 P.m. تلاوت- درس حدیث-
11-35 P.m. اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 14- مارچ- 1999ء

12-50 a.m. جرمن سروس-
1-55 a.m. چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز-
2-10 a.m. مجلس سوال و جواب- لندن کے سکول آف اکنامکس کے طلباء کے ساتھ 99-2-15
3-10 a.m. چلڈرنز کلاس- (نئی)
4-15 a.m. ڈینش زبان سیکھئے-
5-05 a.m. تلاوت- سیرت النبی- خبریں
6-00 a.m. چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز-
6-15 a.m. لقاء مع العرب-
7-20 a.m. گفتگو- حضرت مسیح موعود اور پنڈت لیکھ رام-
8-15 a.m. اردو کلاس- (نئی)
9-20 a.m. ڈینش زبان سیکھئے-
9-50 a.m. چلڈرنز کلاس- (نئی)
11-05 a.m. تلاوت- درس سیرت النبی ﷺ - خبریں
11-50 a.m. چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز-
12-05 p.m. خطبہ جمعہ 99-3-12-
1-10 p.m. مجلس سوال و جواب- از لندن 99-2-15
2-25 p.m. لقاء مع العرب-
3-30 p.m. اردو کلاس-
5-05 p.m. تلاوت- خبریں-
5-40 p.m. چینی زبان سیکھئے-
6-10 p.m. انڈونیشین پروگرام-
7-20 p.m. بنگالی سروس-
8-20 p.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات 95-8-13
9-20 p.m. لقاء مع العرب-
10-25 p.m. البانین پروگرام-
11-05 p.m. تلاوت- سیرت النبی ﷺ
11-35 p.m. اردو کلاس- (نئی) 99-3-13

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

لیا ظلم کا عفو سے انتقام علیک الصلوۃ علیک السلام

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریمؐ کے عفوِ عام اور رحمتِ تام کا روشن مینار

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب-ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاتحین عالمؑ کی فتوحات کی یادیں ان کی ہلاکت خیزیوں اور کھوپڑیوں سے تعمیر کئے جانے والے میناروں سے وابستہ ہوتی ہیں مگر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فتح تو آپؐ کے عفو عام اور رحمت تام کا وہ روشن مینار ہے جس کی کُل عالم میں کوئی نظیر نہیں۔ سوائے چند مجرموں کے جو اپنے جرائم کی بنا پر واجب القتل تھے۔ نبی کریم ﷺ کے دربار سے عام معافی کا اعلان دراصل آپؐ کی وہ اخلاقی فتح تھی جس نے آپؐ کے اہل وطن کے دل جیت لئے۔ ان دس واجب القتل مجرموں میں سے بھی صرف چار اپنے جرائم پر اصرار کرنے اور معافی نہ مانگنے کی وجہ سے مارے گئے ورنہ اس دربار سے تو عفو کا کوئی بھی سوالی خالی ہاتھ لوٹا نہ معافی سے محروم ہوا۔

پہلا مجرم

ان مجرموں میں سے ایک بدبخت عبداللہ بن خطل تھا۔ جس کا اصل نام عبدالعزیٰ تھا۔ یہ مسلمان ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور اسے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور فرمایا اور ایک انصاری مسلمان بطور خدمت گار ساتھ روانہ کیا۔ ایک منزل پر قیام کے دوران ابن خطل نے محض بروقت کھانا تیار نہ کرنے پر اس انصاری نوجوان کو قتل کر ڈالا۔ اس قتل ناحق کے باعث وہ سزائے موت کا مستحق تو قرار پا ہی چکا تھا لیکن اس پر مستزاد یہ کہ اس قتل کے بعد مرتد ہو کر مشرکین مکہ سے جاملا اور اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ایک محاذ کھول لیا یہ خود شاعر تھا۔ نبی کریم ﷺ کے خلاف گندے اور فحش اشعار کہتا۔ اور مجالس میں ترنّم سے پڑھواتا تھا۔

فتح مکہ کے موقع پر بھی ابن خطل معافی کا خواستگار ہونے کے بجائے زرہ بند اور مسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور قسمیں کھا کھا کر یہ اعلان کرتا پھرا کہ محمد کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ پھر جب حضور ﷺ مکہ میں داخل ہو گئے تو بھی بجائے آپؐ کے دربار عفو میں حاضر ہونے کے خانہ کعبہ کے پردوں سے جا کر لپٹ گیا تا اس حیلہ سے جان بچالے۔ مگر حسب فیصلہ یہ قصاص میں قتل ہو کر کیفر کردار کو پہنچا۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 105 از علی بن برہان الدین مطبوعہ مصر 1935ء و بخاری کتاب المغازی)

دوسرا مجرم

ابن خطل کی دو مغنیہ (گانے والی عورتیں) تھیں جو اعلانیہ اس کی کہی ہوئی ہجو گایا کرتیں اور اشاعت فاحشہ کی مرتکب ہوتیں۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کی دونوں مغنیات بھی سزائے موت کی سزاوار قرار پائیں۔

ان دونوں میں سے ایک تو قتل ہو گئی۔ دوسری سارہ نامی کہیں بھاگ گئی اور جب رسول کریم ﷺ سے اس کے لئے معافی وامان طلب کی گئی تو آپ نے اسے بھی معاف فرما دیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 107)

تیسرا مجرم

تیسرا شخص حویرث بن نقیذ بن وھب تھا جو نبی کریمؐ کا جانی دشمن تھا اور مکے میں آپ کو سخت ایذائیں دیتا اور آپؐ کے خلاف سخت بکواس کرتا اور ہجو کہتا تھا مگر اس کا اصل جرم جس کی بناء پر یہ واجب القتل ٹھہرا نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی پر قاتلانہ حملہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد جب آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے حضور ﷺ کی صاحبزادیوں حضرت فاطمہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کو مکہ سے مدینہ بھجوانے کے لئے اونٹ پر سوار کروا کے روانہ کیا تو اس بدبخت نے چھپ کر قاتلانہ حملہ کر کے ان کو اونٹ سے گرا دیا۔ حضرت علیؓ نے اسے فتح مکہ کے موقع پر حسب فیصلہ اس کے جرائم کی پاداش میں قتل کیا۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 105)

چوتھا مجرم

چوتھا شخص مقیس بن ضبابہ تھا اسے اس لئے واجب القتل قرار دیا گیا تھا کہ اس نے مدینہ میں ایک انصاری کو قتل کیا تھا جس کے بعد وہ مرتد ہو کر قریش سے جاملا۔ (ابن ہشام جز 4 ص 92 دار المعرفہ بیروت)

دراصل مقیس مسلمان ہوا اور اپنے بھائی ہشام بن ضبابہ کی دیت کا تقاضا کیا جسے ایک انصاری نے غزوہ قرد میں دشمن کا آدمی سمجھ کر غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کے بھائی کی دیت اسے ادا فرمائی۔ دیت وصول کر لینے کے بعد اس نے پھر اس انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہو کر دشمنان اسلام اہل مکہ سے جاملا۔ اسے بھی انصاری شخص کے قتل کے قصاص میں فتح مکہ کے موقع پر قتل کیا گیا۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 105-106)

ان چار مجرموں کے علاوہ باقی تمام وہ مجرم جو واجب القتل قرار دیئے گئے جب معافی کے طالب ہوئے اور امان چاہی تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے انہیں معاف فرما دیا۔

ایک مرتد کی معافی

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی انہی لوگوں میں سے تھا جو حضور ﷺ کا کاتب وحی تھا۔ اس نے کلام الٰہی میں تحریف اور خیانت کے جرم کا ارتکاب کیا جب اس کی یہ چوری پکڑی گئی تو بغاوت اور ارتداد اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں کے حریف قریش مکہ سے جاملا اور وہاں جا کر اس جھوٹے الزام کی کھلم کھلا اشاعت کی کہ جو میں کہتا تھا اس کے مطابق وحی بنا کر لکھ لی جاتی تھی۔ اس کی محاربانہ سرگرمیوں کے باعث اسے واجب القتل قرار دیا گیا۔ اور بعض مسلمانوں نے نذر مانی کہ وہ اس دشمن خدا و رسول کو قتل کریں گے۔ مگر یہ اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمان غنیؓ کی پناہ میں آکر معافی کا طالب ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے تو اعراض فرمایا مگر حضرت عثمانؓ کی بار بار درخواست پر کہ میں اسے امان دے چکا ہوں حضورؐ نے اسے معاف کر دیا اور اس کی بیعت قبول فرمالی۔ بعد میں حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے (جن میں عبداللہ کے قتل کی نذر ماننے والے صحابی بھی شامل تھے) امتحان کی خاطر پوچھا کہ جب تک میں نے معافی اور بیعت منظور نہیں کی تھی اس دوران عبداللہ کو قتل کر کے اپنی نذر پوری نہیں کی اس کا کیا سبب ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ کا ادب مانع تھا۔ اگر فیصلہ کوئی دوسرا تھا تو آپؐ ادنیٰ سا اشارہ ہی فرما دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آنکھ کے مخفی اشارے کی خیانت بھی نبی کی شان سے بعید ہے۔ اس طرح کلام پاک میں خیانت کے اس مجرم کے ساتھ بھی نبی کریم ﷺ نے یہ سلوک روا رکھنا گوارا نہ فرمایا کہ اسے خاموشی سے قتل کروا دیا جائے۔ اور غالباً صحابہ کو یہی سبق دینے کے لئے آپؐ نے ان سے یہ سوال پوچھا تھا ورنہ وہ رسول امین جس نے یہ فیصلہ سنایا کہ ایک مسلمان عورت نے بھی جسے امان دی وہ ہماری امان شمار ہوگی تو حضرت عثمانؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی امان کے باوجود نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں کوئی کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ حضور ﷺ کے کسی واضح فیصلہ سے قبل ایسا اقدام کرے۔

بیعت کی قبولیت کے بعد عبداللہ اپنے جرائم کے باعث حیاء کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے سامنے آنے سے کتراتا تھا تب اس رحیم و کریم اور عالی ظرف رسولؐ نے اسے محبت بھرا پیغام بھجوایا کہ اسلام اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(I- ابوداؤد کتاب الجہاد II- ابن ہشام جز 4 ص 92 III- سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 103-104)

ہبار کی معافی

انہی واجب القتل مجرموں میں ایک شخص ہبار بن الاسود بھی تھا۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا جس سے وہ اونٹ پر سے ایک پتھریلی چٹان پر گریں۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں۔ اس حادثہ کی نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہو گیا اور بالآخر یہی بیماری ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ اس جرم کی بناء پر اس کے قتل کا فیصلہ ہوا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر تو یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا۔ بعد میں جب نبی کریم ﷺ واپس مدینہ تشریف لائے تو ہبار حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے عرض کیا کہ پہلے تو میں آپؐ کے ڈر سے فرار ہو گیا تھا مگر پھر آپؐ کے عفو و رحم کا خیال مجھے آپؐ کے پاس واپس لایا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہلیت اور شرک میں تھے خدا نے ہمیں آپؐ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ پس میری جہالت سے صرف نظر فرمائیں بے شک میں اپنے قصوروں اور زیادتیوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ عفو و کرم کے اس پیکر نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بخش دیا اور فرمایا جا اے ہبار! میں نے تجھے معاف کیا اور اللہ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں قبول اسلام کی توفیق دی اور پھر اسے یہ بھی تسلی دی کہ اسلام پہلے گناہوں کا ازالہ کر دیتا ہے۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 106)

ابوجہل کے بیٹے سے عفو

واجب القتل مجرموں میں دشمن اسلام ابوجہل کا بیٹا اور مشرکین مکہ کا سردار عکرمہ بھی تھا جس نے ساری عمر اسلام کی مخالفت اور عداوت میں گزار دی۔ مسلمانوں اور بانی اسلام کو وطن سے بے وطن کیا پھر مدینے میں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا ان پر جنگیں مسلط کیں اور ان کے خلاف لشکر کھینچ کر لے گیا۔ حدیبیہ مقام پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکا اور پھر اس موقع پر جو معاہدہ کیا اسے توڑنے اور پامال کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ فتح مکہ کے موقع پر امن کے اعلان عام کے مطابق ہتھیار نہ ڈالے بلکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خالد بن ولید کے دستے پر حملہ کر کے حرم میں خونریزی کا موجب بنا۔ اپنے ان شنیع جرائم کی معافی کی کوئی صورت نہ دیکھ کر فتح مکہ کے بعد عکرمہ یمن کی طرف بھاگ کھڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا۔ اس کی بیوی ام حکیم مسلمان ہو گئی اور رسول کریم ﷺ کے دربار عفو سے اپنے خاوند کی معافی اور امان کی طالب ہوئی۔ حضور ﷺ نے اس جانی دشمن کے لئے بھی امان نامہ عطا فرما دیا۔ اس کی بیوی تلاش میں اس کے پیچھے گئی اور اسے جا لیا اور کہا میں اس عظیم انسان کے پاس سے آئی ہوں جو بہت ہی صلہ رحمی کرنے والا اور حسن سلوک کرنے والا ہے تم اپنے آپ کو ہلاک مت کرو میں تمہارے لئے پروانہ امان لے کر آئی ہوں۔ عکرمہ کو اپنے جرائم کے خیال سے معافی کا یقین تو نہ آتا تھا مگر اپنی بیوی پر اعتماد کرتے ہوئے واپس لوٹ آیا اور جب رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہوا تو آپؐ نے کمال شفقت و محبت کا سلوک کیا اپنے اس جانی دشمن کو خوش آمدید کہا اور دشمن قوم کے اس سردار کے اعزاز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ (مؤطا کتاب النکاح) اور اپنی چادر اس کی طرف پھینک دی جو امان عطا کرنے کے علاوہ احسان کا اظہار بھی تھا پھر آپ فرط مسرت سے اس کی طرف آگے بڑھے۔ عکرمہ نے عرض کیا میری بیوی کہتی ہے آپؐ نے مجھے معاف فرما دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ درست کہتی ہے۔ تب عکرمہ کا سینہ کھل گیا اور وہ بے اختیار کہہ اٹھا۔ اے محمد! واقعی آپؐ تو بہت ہی صلہ رحمی کرنے والے اور بے حد حلیم اور بہت ہی کریم ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تب میرے آقا کی خوشی دیکھنے والی تھی کہ مشرکین کا سردار اپنے لشکر کا سالار مسلمان ہو رہا تھا آج رسول اللہ کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ آپؐ کے خوابوں کی تعبیریں پوری ہو رہی تھیں۔ آپؐ نے ایک دفعہ رؤیا میں ابوجہل کے ہاتھ میں جنتی پھل انگور کے خوشے دیکھے تھے آج ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کے قبول اسلام سے اس کی تعبیر ظاہر ہوئی۔ یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ خوشی سے مسکرا رہے تھے صحابہؓ نے استفسار کیا تو فرمایا کہ میں خدا کی شان اور قدرت پر حیران ہو کر خوشی سے مسکراتا ہوں کہ بدر میں عکرمہ نے جس مسلمان صحابی کو قتل کیا تھا وہ شہید صحابی اور عکرمہ دونوں جنت میں ایک ہی درجے میں ہوں گے۔ بعد میں جنگ یرموک میں عکرمہ کی شہادت سے یہ بات مزید کھل کر ظاہر ہو گئی۔

عکرمہ پر مزید احسان

الغرض نبی کریم ﷺ نے عکرمہ کے اسلام سے خوش ہو کر فرمایا کہ اے عکرمہ! آج جو مانگنا ہے مجھ سے مانگ لو میں اپنی توفیق و استطاعت کے مطابق تمہیں عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ مگر اب وہ دنیا دار عکرمہ یکسر بدل چکا تھا توحید و رسالت کا صدق دل سے اقرار کر کے اور رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر اس کی ہستی میں ایک انقلاب رونما ہو چکا تھا اس نے عرض کیا اے خدا کے رسول! میرے لئے اپنے مولیٰ سے بخشش کی دعا کیجئے کہ جو دشمنی میں نے آج تک آپؐ سے کی وہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت دعا کے لئے خدا کے حضور ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کرنے لگے۔ مولیٰ اے میرے مولیٰ! عکرمہ کی سب عداوتیں اور قصور معاف فرما دے' اور خود آپؐ نے بھی صدق دل سے عکرمہ کو ایسا معاف کیا کہ مسلمانوں کو بھی تاکید کی کہ دیکھو عکرمہ کے سامنے اس کے باپ ابوجہل کو برا بھلا نہ کہنا اس سے میرے ساتھی عکرمہ کی دلآزاری ہو گی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔ (ابن ہشام جلد 4 ص 92)

ھند سے حسن سلوک

ان مجرموں میں ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ بھی تھی۔ جس نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا اور رجزیہ اشعار پڑھ کر اپنے مردوں کو انگیخت کیا تھا کہ اگر فتح مند ہو کر لوٹو گے تو ہم تمہارا استقبال کریں گی ورنہ ہمیشہ کے لئے جدائی اختیار کر لیں گی۔

(ابن ہشام جلد 3 ص 151 دار المعرفہ بیروت)

اسی طرح جنگ احد میں اسی ھند نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا تھا ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑا اور ان کا کلیجہ چبا کر آتش انتقام سرد کی تھی۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ نے عورتوں کی بیعت لی تو یہ ھند بھی نقاب اوڑھ کر آ گئی کیونکہ اس کے جرائم کی وجہ سے اسے بھی واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارہ میں استفسار کیا تو نبی کریم ﷺ پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ھند ہی کر سکتی ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ھند ہو! اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں جو کچھ پہلے گزر چکا آپؐ بھی اس سے درگزر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔

رسول کریم ﷺ کا حوصلہ دیکھو کہ اپنے محبوب چچا کا کلیجہ چبانے والی ھند کو بھی معاف فرما کر ہمیشہ کے لئے اس کا دل جیت لیا۔ اس پر آپؐ کے عفو و کرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی اس نے اپنا دل بھی شرک و بت پرستی سے پاک کیا اور گھر میں موجود تمام بت توڑ کر نکال باہر کئے۔

اسی شام ھند نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ضیافت کے اہتمام کی خاطر دو بکرے ذبح کروا کے اور بھون کر حضور کی خدمت میں بھجوائے اور خادمہ کے ہاتھ پیغام بھجوایا کہ ھند بہت معذرت کرتی ہے کہ آجکل جانور کم ہیں اس لئے یہ جو حقیر سا تحفہ پیش کرنے کی توفیق پا رہی ہوں قبول فرمائیں۔

ہمارے محسن آقا و مولا جو کسی کے احسان کا بوجھ اپنے اوپر نہ رکھتے تھے نے اسی وقت دعا کی کہ اے اللہ ان کے بکریوں کے ریوڑ میں بہت برکت ڈال دے۔ یہ دعا اس شان کے ساتھ قبول ہوئی کہ ھند سے بکریاں سنبھالی نہ جاتی تھیں۔ پھر تو ھند رسول خدا کی ایسی دیوانی ہوئی کہ خود کہا کرتی تھی کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک وقت تھا جب آپؐ کا گھر میری نظر میں دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھا مگر اب یہ حال ہے کہ روئے زمین پر تمام گھرانوں سے معزز اور عزیز مجھے آپؐ کا گھر ہے۔ (سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 118)

وہ لوگ جو اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اس کی اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی۔ سوچیں اور غور کریں کہ وہ کون سی تلوار تھی جس نے ھند کا دل فتح کیا تھا۔ بلاشبہ وہ رسول اللہ کی بے پایاں رحمت ہی تھی۔

وحشی قاتل حمزہؓ سے درگزر

ان واجب القتل مجرموں میں وحشی بن حرب بھی تھا جس نے اپنی غلامی سے آزادی کے لالچ میں غزوہ احد میں سامنے آ کر مقابلہ کرنے کی بجائے چھپ کر اسلامی علمبردار حضرت حمزہؓ پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں شہید کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد یہ طائف کی طرف بھاگ گیا بعد میں جب مختلف علاقوں سے سفارتی وفود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو وحشی کو کسی نے مشورہ دیا کہ نبی کریم ﷺ سفارتی نمائندوں کا بہت احترام کرتے ہیں اس لئے بجائے چھپ چھپ کر زندگی گزارنے کے تم بھی کسی وفد کے ساتھ دربار نبویؐ میں حاضر ہو کر عفو کی بھیک مانگ لو۔ چنانچہ وہ طائف کے سفارتی وفد کے ساتھ آیا اور حضور ﷺ سے آپؐ کے چچا کے قتل کی معافی چاہی۔ آپؐ نے دیکھ کر فرمایا کہ کیا تم ہی وحشی ہو؟ اس نے کہا جی حضورؐ! اب میں اسلام قبول کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا حمزہؓ کو تم نے ہی قتل کیا تھا۔ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے اس واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ اس نے بتایا کہ کس طرح تاک کر اور چھپ کر ان کو نیزا مار! اور شہید کیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی اپنے محبوب چچا کی شہادت کی یاد ایک بار پھر تازہ ہو گئی صحابہؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ شاید اس وقت آپؐ کو حضرت حمزہؓ کے احسانات بھی یاد آئے ہوں گے جو ابوجہل کی ایذاؤں کے مقابل پر آپؐ کی سپر بن کر اسلام کی کمزوری کے زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اور آخر دم تک نبی کریم ﷺ کے دست و بازو بنے رہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر جذبات میں کس قدر تلاطم برپا ہو سکتا ہے اس کا اندازہ اہل دل ہی کر سکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف وحشی قبول اسلام کا اعلان کر کے عفو کا طالب ہو چکا تھا۔ تب آپؐ نے کمال شفقت اور حوصلہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ اے وحشی! میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ میری نظروں کے سامنے نہ آؤ (تاکہ اپنے پیارے چچا کی المناک شہادت کی دکھ بھری یاد مجھے بار بار ستاتی نہ رہے) وحشی رسول اللہ کا یہ حیرت انگیز احسان دیکھ کر آپؐ کے حسن خلق کا معترف ہو کر صدق دل سے مسلمان ہوا اور حضرت حمزہؓ کے قتل کا کفارہ ادا کرنے کی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ اب میں اسلام کے کسی بڑے دشمن کو قتل کر کے حضرت حمزہؓ کے قتل کا بدلہ چکاؤں گا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کے باغی اور مرتد ساتھیوں کے ساتھ جنگ یمامہ ہوئی تو مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے کیفر کردار تک پہنچانے والا یہی وحشی تھا جس کا دل محمد مصطفیٰ ﷺ نے محبت سے جیت لیا تھا۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 109 و تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 94 مطبوعہ مصر)

دشمن اسلام صفوان پر احسان

صفوان بن امیہ مشرکین مکہ کے ان سرداروں میں سے تھا جو عمر بھر مسلمانوں سے نبرد آزما رہے اور فتح مکہ کے موقع پر عکرمہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے اعلان امن کے باوجود خالد بن ولید کے اسلامی دستے پر حملہ آور ہوئے تھے مگر اس کے باوجود نبی کریمؐ نے صفوان کے لئے بطور خاص کسی سزا کا اعلان نہیں فرمایا۔ مکہ فتح ہونے کے بعد یہ سخت نادم اور شرمندہ ہو کر یمن کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اپنے جرائم سے خوب واقف تھا۔ اور اپنے خیال میں ان کی معافی کی کوئی صورت نہ پاتا تھا۔ اس کے چچا عمیر بن وھب نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ نے تو ہر اسود و احمر کو امان دی ہے اپنے چچا زاد کا بھی خیال کیجئے اور اسے معاف فرمایئے۔

جب نبی کریم ﷺ نے صفوان کو بھی معاف فرما دیا تو عمیرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اپنی امان کا کوئی نشان بھی عطا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے اپنا وہ سیاہ عمامہ معافی کی علامت کے طور پر اتار کر دے دیا جو فتح مکہ کے روز آپؐ نے پہنا ہوا تھا۔ عمیر نے جا کر صفوان کو معافی کی خبر دی تو اسے یقین نہ آتا تھا کہ اسے بھی معافی ہو سکتی ہے۔ اس نے عمیر سے کہا کہ "تو جھوٹا ہے۔ میری نظروں سے دور ہو جا میرے جیسے انسان کو کیسے معافی مل سکتی ہے۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے" حضرت عمیرؓ نے اسے سمجھایا کہ نبی کریم ﷺ تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ بہت احسان کرنے والے اور حلیم و کریم ہیں ان کی عزت تمہاری عزت اور ان کی حکومت تمہاری حکومت ہے۔ اس یقین دہانی پر صفوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پہلا سوال یہی دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے مجھے امان دی ہے؟ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے تمہیں امان دی ہے۔ صفوان نے عرض کیا کہ مجھے دو ماہ کی مہلت دے دیں (کہ اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں ٹھہروں) نبی کریم ﷺ نے چار ماہ کی مہلت عطا فرمائی اور یوں اپنے بدترین دشمن سے بھی اعلیٰ درجہ کا حسن سلوک کر کے خلق عظیم کی شاندار مثال قائم فرما دی۔

(سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 108 ابن ہشام جز 4 ص 105)

مگر بالآخر چند ہی دنوں میں آپؐ نے صفوان کا دل اپنے جود و سخا سے جیت لیا۔ محاصرہ طائف سے واپسی پر جب حضور ایک وادی کے پاس سے گزرے جہاں نبی کریم ﷺ کے مال خمس وفے کے جانوروں کے ریوڑ چر رہے تھے تو صفوان حیران ہو کر طمع بھری آنکھوں سے ان کو دیکھنے لگا حضور صفوان کو دیکھ رہے تھے۔ پھر فرمایا

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سلیم شاہ جہانپوری صاحب

"اودے پور کٹیا" ضلع شاہجہان پور (یو-پی' انڈیا) میں
دعوت الی اللہ کرنے والا مخلص احمدی خاندان

جیسا کہ خاکسار "حضرت حکیم انوار حسین خاں صاحب کے سوانح" مطبوعہ روزنامہ "الفضل" مورخہ 24- فروری 1998ء کے سلسلے میں عرض کر چکا ہے کہ "تاریخ احمدیت یوپی" کے سلسلے میں یوپی کے مختلف شہروں کے مخلص احمدی احباب کے سوانح مرتب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' یہ مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس کا معرض تحریر میں لانا اور احباب تک پہنچانا بہت ضروری ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تاکیداً اس بات پر زور دیا ہے کہ احباب اپنے آباؤ اجداد کے حالات تحریر کرکے انہیں محفوظ کرادیں ورنہ ان کے خاندانوں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ حضور انور نے 18- مئی 1996ء کو شام بیت الرشید ہمبرگ میں قریباً ساڑھے آٹھ بجے واقف نو بچوں اور بچیوں کی ایک کلاس میں ان سے ملاقات کی۔ اس موقع پر حضور انور نے فرمایا:-

"میں کئی سالوں سے جماعت کو نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے خاندانوں کی تاریخ کو زندہ رکھیں اور اپنے خاندانوں کی تاریخ احمدیت سے شروع کریں۔ یعنی وہ کب احمدی ہوئے۔ پھر انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر کیا کیا فضل فرمائے۔ یہ ساری سچی کہانیاں ہیں اور بڑی دلچسپ اور دردناک بھی ہیں۔ یہ ساری باتیں یاد رکھو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مٹی میں مل جاؤ گے۔ اگلی نسلوں کو پتہ ہی کوئی نہ ہو گا کہ کن کی نسل ہیں۔ کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ ان کی کیا نیک روایات ہیں"

(الفضل انٹرنیشنل 7- جون 1996ء)

الطاف حسین خان صاحب

آج کی صحبت میں میں مکرم و محترم جناب الطاف حسین خان صاحب آف "اودے پور کٹیا" ضلع شاہجہان پور (یو- پی- انڈیا) کے خاندانی حالات اور ان کی دینی خدمات پر کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے یہ حالات زیادہ تر خان صاحب کے بڑے صاحبزادے مکرم سخاوت حسین صاحب شاہجہانپوری کی خود نوشت یادداشتوں سے ترتیب دیئے ہیں۔ مکرم سخاوت حسین خاں صاحب سے میں نے مارچ 1998ء میں مجلس شوریٰ کے موقع پر انٹرویو لے کر یہ مضمون ترتیب دیا ہے۔

خاں صاحب کے ایک صاحبزادے غلام احمد ظہور صاحب جو ایک عرصہ تک انسپکٹر بیت المال کے عہدے پر خدمات انجام دیتے رہے کینیڈا چلے گئے ہیں۔ خان صاحب مرحوم کے چھوٹے بیٹے سے جو المہدی چوک میں خان ریسٹورنٹ کے نام سے ہوٹل چلا رہے ہیں' یہ معلوم ہوا کہ غلام احمد ظہور صاحب نے اپنے والد مرحوم کے حالات ترتیب دیئے تھے اور ان کی دینی خدمات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی تھی۔ لیکن وہ کاغذات بارش میں بھیگ کر بیکار ہو گئے اور وہ ان کو اشاعت کے لئے نہ دے سکے۔

راقم الحروف جب شاہجہان پور میں تھا تو اس زمانے میں بیت الاحمدیہ شاہجہان پور کا مقدمہ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں چل رہا تھا اور جمعہ کی نماز استاذی المحترم حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری (-) کے وسیع و عریض دالان اور لمبے چوڑے چبوترے پر ادا کی جاتی تھی۔ میں نے اکثر دیکھا کہ مکرم الطاف حسین خاں صاحب گھوڑے سے اتر کر حافظ صاحب (-) کے مکان میں داخل ہوتے' گھوڑے کو مکان کے صحن میں باندھ دیتے جو چبوترہ سے کئی سیڑھیاں نیچے واقع تھا۔ ان کے متعلق میرے تاثرات یہ ہیں کہ وہ ہمہ وقت دعوت الی اللہ کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔ ان کی دعوت کا دائرہ صرف غیر احمدی حضرات تک محدود نہ تھا بلکہ وہ آس پاس کے دیہات میں جا کر ہندوؤں میں بھی دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے جس کے نتیجہ میں نہ صرف غیر احمدی حضرات بلکہ ہندو بھی بہت متاثر ہوتے تھے اور سعید الفطرت انسانوں کو احمدیت کے دائرہ میں آنے کی توفیق مل جاتی تھی۔ انہوں نے اودے پور کٹیا میں دیگر احمدی احباب کے تعاون سے ایک "بیت" بھی تعمیر کرائی تھی۔ ان کے پاس احمدی لٹریچر کے علاوہ ہندومت کی کتابوں کا بھی کافی ذخیرہ موجود تھا۔

ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا جس کی مدد سے وہ زیر دعوت حضرات کے سوالوں کا تسلی بخش جواب دے کر ان کو قائل کر دینے کا بے مثل ملکہ رکھتے تھے جس کے اکثر مثبت نتائج برآمد ہوتے تھے۔ اس زمانے میں مربیان سلسلہ کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی اور دعوت الی اللہ کا کام ہر جماعت کے پرجوش احباب انجام دیتے تھے۔ خاں صاحب کا ان داعیان الی اللہ میں جو اعزازی طور سے یہ فریضہ انجام دیتے تھے ایک منفرد مقام تھا۔

خاندانی حالات

مکرم الطاف حسین خان صاحب کے والد اس دور کے لحاظ سے پڑھے لکھے آدمی سمجھے جاتے تھے۔ ان کو کتابیں جمع کرنے کا بھی شوق تھا۔ ان کی پسندیدہ کتابوں کے ذخیرے میں حقیقۃ الوحی اور تحفہ گولڑویہ بھی شامل تھیں وہ ان کتابوں کو بڑے شوق سے پڑھتے تھے لیکن.. ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کے بارے میں کوئی تفصیلی علم نہ تھا۔

ان کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے الطاف حسین خاں صاحب تھے۔ اور دو بیٹیاں جو خاں صاحب سے چھوٹی تھیں۔ خاں صاحب کے والد صاحب کے انتقال کے بعد ان کی لائبریری الطاف حسین خاں صاحب کو وراثت میں ملی الطاف حسین خاں صاحب کا سن پیدائش 1896ء تھا۔ چودہ سال کی عمر میں ان کی شادی ہوئی بعد ازاں ان کی بہن مسکین بیگم کی شادی ہوئی۔

خاں صاحب کو بھی کتب بینی کا شوق تھا للذا انہوں نے اپنے والد صاحب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا۔ دوران مطالعہ حقیقۃ الوحی بھی مل گئی۔ اس کتاب کو غور سے پڑھتے رہے اور اس کے مندرجات نے ان پر کافی اثر کیا۔ کتاب کے مصنف کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ اب خاں صاحب کو یہ فکر ہوئی کہ کتاب کے مصنف کے حالات کس سے معلوم کروں۔ کتاب کے مطالعہ سے ان کو یہ حقیقت بھی معلوم ہوئی کہ کتاب کے مصنف نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ خاں صاحب اسی جستجو میں شاہجہان پور گئے۔ وہاں ان کو معلوم ہوا کہ یہاں ایک جماعت ہے جس کو لوگ "قادیانی جماعت" کہتے ہیں۔ ان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ شاہجہان پور میں حاجی عبدالقدیر صاحب (المعروف بہ چونے والے) قادیانی ہیں۔ خاں صاحب حاجی عبدالقدیر صاحب کے پاس گئے جن کے شاہجہان پور میں چونا' صابن اور کوئلہ کے کارخانے تھے اور وہ جنگلات کے ٹھیکے لیا کرتے تھے اور شہر میں چونے والے حاجی صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ حاجی صاحب نے خاں صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کے دعویٰ مہدویت اور مسیحیت کو تفصیل کے ساتھ بتایا اور مشورہ دیا کہ وہ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب کے پاس جائیں اور تسلی کر لیں۔ خاں صاحب حضرت حافظ صاحب کے پاس پہنچے اور پہلی ملاقات ہی میں ان کی تسلی ہو گئی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب واقعی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مناصب عطا فرمائے ہیں۔

بیعت

شرح صدر ہو جانے کے بعد خاں صاحب نے 1918ء میں بعمر 23 سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کو بیعت کا خط لکھ دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب گاؤں کے لوگوں کو اس بات کا علم ہوا تو مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا اور گاؤں کے لوگوں نے متفقہ طور سے یہ فیصلہ کیا کہ اس قادیانی کا حقہ پانی بند کر دو یعنی اس کا معاشرتی بائیکاٹ کر دو اور اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو کیونکہ یہ مسلمان نہیں رہا۔ جب مخالفت اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو خاں صاحب پھر شاہجہانپور گئے اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب سے مخالفت کا سارا حال بیان کر کے مشورہ طلب کیا۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ اب آپ کچھ عرصہ کے لئے کٹیا کو خیرباد کہیں اور حاجی عبدالقدوس (پسر کلاں حضرت حاجی عبدالقدیر صاحب) کے پاس جائیں۔ ان کے پاس "ددھوا" کا جنگل کا ٹھیکہ ہے وہ آپ کو کام پر لگالیں گے۔ اور خود بھی حاجی عبدالقدوس صاحب سے سفارش کر دی۔ حاجی عبدالقدوس صاحب نے خاں صاحب کی ڈھارس بندھائی اور انہیں منشی بنا کر ددھوا جنگل بھجوایا۔ خاں صاحب نے بڑی محنت اور دیانت داری سے حساب کتاب کا کام انجام دیا اور حاجی عبدالقدوس صاحب نے آپ کی بہت تعریف کی۔ خاں صاحب نے پانچ سال تک جنگل میں کام کیا۔ تنخواہ کا ایک حصہ اپنی والدہ صاحبہ کو بھیجتے رہے۔ اس دوران خاں صاحب کی اہلیہ معہ بیٹے کے اپنے والد کے یہاں رہتی رہیں۔

اتنا لمبا عرصہ بیوی بچوں سے جدا رہنے کا خاں صاحب کو بہت صدمہ تھا اور بالآخر بیمار پڑ گئے۔ اسی دوران خاں صاحب کی بیوی کے ماموں زاد بھائی نے ایک خواب دیکھا جس میں اسے بتایا گیا کہ تمہارا بھائی جو جنگل میں کام کرتا تھا وہ بیمار ہے جلد اس کی خبر لو۔ وہ بھائی خاں صاحب کے والد کے پاس آیا تو وہ بھی بیمار تھے۔ للذا وہ بھائی کا پتہ دریافت کر کے خاں صاحب کے پاس پہنچے اور خاں صاحب نوکری سے چھٹی لے کر اپنے خسر صاحب کے پاس آ گئے وہاں علاج معالجہ کے بعد صحت یاب ہو گئے انہوں نے اپنے خسر صاحب سے کہا کہ میں اپنے گھر یعنی اودے پور کٹیا جانا چاہتا ہوں اور بیوی کو ساتھ لے جاؤں گا۔ جب یہ بات خاں صاحب کی خوشدامن اور ان کی نسبتی بہنوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنی بیٹی کو قادیانی کے ساتھ نہیں بھیجیں گے لیکن خاں صاحب کے خسر صاحب نے کہا ایسا کرنا گناہ ہے اور میں یہ گناہ اپنے سر لینے کو تیار نہیں ہوں اور خاں صاحب سے کہا کہ بیٹا تم تیاری کرو۔ انہوں نے سواری کا انتظام بھی کر دیا اور خاں صاحب اپنے گھر آ گئے۔ ان کے خسر صاحب نے ضرورت کی اشیاء اور غلہ وغیرہ بھی ان کے ساتھ کر دیا اور خاں صاحب کے دو نسبتی بھائی اور ایک ملازم ان کو اودے پور کٹیا پہنچا گئے۔

اپنے گھر پہنچ کر خاں صاحب نے کاشتکاری کا کام شروع کر دیا۔ خاں صاحب کی والدہ بقید حیات تھیں' وہ ان کی بڑی خدمت کرتے رہے اور ان کو کاشتکاری سے اچھی آمدنی ہونے لگی اور مخالفت کا زور بھی رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا۔ خاں صاحب صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آتے اور معاملات میں دیانتداری سے کام لیتے تھے۔ ان کی نیکی نے رفتہ رفتہ ان کے عزیزوں پر بھی اثر کرنا شروع کیا اور سب سے پہلے ان کے چچازاد بھائی عزیز خاں نے مع اہل و عیال بیعت کر لی اور داخل بیعت ہو گئے خاں صاحب کو ان کے احمدی ہونے سے بڑی تقویت ملی اور وہ دعوت الی اللہ میں پہلے سے بڑھ کر کمربستہ ہو گئے۔

خاں صاحب 1923ء کے جلسہ سالانہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان گئے۔ تین دن تک جلسہ کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کے بعد 30۔ دسمبر 1923ء کو واپس ہوئے۔ اس دوران انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں سے وہ کچھ تازہ لٹریچر بھی خرید کر اور ایمان میں تازہ دم ہو کر گھر پہنچے۔ ان کی واپسی پر جماعت کے افراد کی تعداد پندرہ ہو چکی تھی۔ خاں صاحب نے اپنی چھوٹی بہن کی شادی قادیان کے چوہدری محمد بوٹا سے کر دی جو محلہ دارالفضل میں رہتے تھے۔ خاں صاحب کے بڑے بیٹے نے کاشتکاری کا کام سنبھال لیا تو خاں صاحب ہمہ وقتی داعی الی اللہ بن گئے۔ انہیں سوائے دعوت الی اللہ کے کوئی کام نہ رہا گھوڑے پر سوار ہو کر قرب و جوار کے دیہاتوں میں نکل جاتے اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاتے اور اپنا سارا وقت اسی کام میں گذارتے۔ گویا دعوت الی اللہ ان کی غذا بن گئی تھی اور وہ اس کام میں دلی سکون محسوس کرنے لگے۔ اب ان کے ساتھ عزیز خاں بھی دعوت الی اللہ کے لئے باہر جانے لگے اور دونوں مل کر اس فریضے کو حکمت و دانائی سے ادا کرنے لگے۔

دعوت الی اللہ

ایک مرتبہ خاں صاحب عزیز خاں کو لے کر ضلع بیسلپور گئے اور وہاں ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ غیر احمدی مولوی صاحبان بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ نصف گھنٹہ تک خاں صاحب تقریر کرتے رہے۔ مولوی صاحبان نے محسوس کیا کہ حاضرین پر ان کی تقریر کا اثر ہو رہا ہے تو انہوں نے گڑبڑ شروع کر دی اور ہنگامہ پر اتر آئے یہاں تک کہ انہوں نے دونوں کو پکڑ کر ایک کوٹھڑی میں بند کر کے باہر سے تالا لگا دیا اور خود چلے گئے۔ دونوں خدام احمدیت خوش تھے کہ آج ان کی دعوت رنگ لائی اور وہ اس کی پاداش میں قید کر دیئے گئے۔

خاں صاحب کے ایک دوست جو جلسہ کے انعقاد کے وقت وہاں موجود نہیں تھے کسی ضروری کام کے سلسلے میں بیسلپور سے باہر گئے ہوئے تھے قریباً بارہ بجے شب واپس آئے تو انہوں نے خاں صاحب اور ان کے بھائی عزیز خاں کو تالا توڑ کر باہر نکالا اور اپنے گھر لے گئے۔ خاں صاحب کے اس دوست نے دوسرے روز خود جلسہ کا انتظام کیا لیکن اس جلسہ میں مولوی صاحبان نہیں آئے اور جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ ان کے دوست نے یہ بھی کہا کہ آپ یہاں آیا کریں ہم خود جلسہ کا انتظام کیا کریں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کے ذرائع غیب سے پیدا کر دیئے۔ واپس آ کر خاں صاحب نے اپنے گاؤں میں جلسہ کیا جو بہت کامیاب رہا جس کے نتیجہ دو خاندان اور جماعت میں شامل ہو گئے اور اب اودے پورکٹیا میں احمدیوں کی تعداد 40 ہو گئی الطاف حسین خاں صاحب نے تین شادیاں کیں۔ ان کی بڑی بیوی سے تین بیٹے اور ایک بیٹی' دوسری بیوی سے ایک لڑکا اور دو بیٹیاں چھوٹی اور تیسری بیوی سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔

اس طرح ان کا خاندان پانچ بیٹوں اور چار بیٹیوں پر مشتمل تھا۔

خاں صاحب نے قادیان کے محلہ دارالفضل میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کرایا اور وہاں سکونت اختیار کی۔ اودے پورکٹیا میں ان کے بڑے بیٹے سخاوت حسین خاں معہ اپنے بیوی بچوں اور اپنی دو ماؤں کے ساتھ رہتے رہے اور کاشتکاری کرتے رہے۔

ہجرت پاکستان

1947ء میں تقسیم ملک کے بعد خاں صاحب قادیان سے لاہور ہجرت کر گئے اور جودھامل بلڈنگ میں رہائش اختیار کی کچھ عرصہ بعد لاہور سے سیالکوٹ منتقل ہو گئے اور وہاں چھ ماہ تک رہائش کے بعد وہ انڈیا واپس چلے گئے۔

14۔ مارچ 1950ء کو ہندوستان میں دوبارہ فسادات شروع ہو گئے تو خان صاحب اودے پورکٹیا سے شاہجہانپور آ گئے۔ یہاں مارچ سے اپریل تک رہے۔ اس عرصہ کے دوران اودے پورکٹیا کے ہندوؤں نے گھربار لوٹ لیا تو حکومت کی طرف سے ان کو دوبارہ کٹیا بھیج دیا گیا اور جو سامان ہندوؤں نے لوٹا تھا وہ واپس لوٹا دیا گیا لیکن خان صاحب نے محسوس کیا کہ اب ہندوستان میں باعزت زندگی گذارنا مشکل ہے لہذا انہوں نے مستقل طور پر پاکستان جانے کا ارادہ کر لیا اور گندم اور چنے کی فصل فروخت کر کے مکمل تیاری کر لی۔ 30۔ اپریل 1950ء کو روانہ ہو کر دہلی پہنچے۔ محلہ بلی ماراں میں مولوی بشیر احمد صاحب مربی سلسلہ سے ملاقات کی اور مشورہ طلب کیا کہ قادیان جائیں یا پاکستان۔ مربی صاحب نے پاکستان کا مشورہ دیا۔ 2۔ مئی 1950ء کو دہلی پہنچے اور وہاں سے جے پور' جودھپور ہوتے ہوئے ہتھو را بارڈر پار کر کے میرپور خاص ہوتے ہوئے حیدر آباد سندھ پہنچے۔ ایک رات پلیٹ فارم پر قیام کر کے لاہور روانہ ہو گئے۔ لاہور میں ڈیڑھ ہفتہ قیام کے بعد 22۔ مئی 1950ء کو لاہور سے ربوہ پہنچ گئے ربوہ اسٹیشن پر غلام احمد صاحب مربی سلسلہ سے ملاقات ہو گئی اور ان کی رہنمائی سے خاں صاحب معہ اہل و عیال چوہدری محمد بوٹا سیالکوٹی کے مکان پر پہنچے اور وہیں سکونت پذیر ہو گئے۔

خاں صاحب بالالتزام 1921ء سے 1946ء تک جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوتے رہے اور ایک ہندو زیر دعوت کو بارہ سال تک جلسہ پر لے جاتے رہے۔ یہاں تک کہ تیرہویں سال وہ ہندو بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا اور تمام عمر خدمت دین میں مصروف رہا۔

خاں صاحب کی کوشش اور مسلسل اور موثر دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ہندو بھی احمدیت میں داخل ہوئے اور غیر احمدی بھی اور پاکستان ہجرت کرنے کے وقت اودے پورکٹیا میں نومبایعین کی تعداد جو خاں صاحب کی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں داخل سلسلہ ہوئے نوے (90) تھی۔

خاں صاحب نے اودے پورکٹیا میں ایک بیت الذکر بھی تعمیر کرائی تھی اس کے میناروں کی تعمیر کے لئے بڑی بیوی نے اپنے مہر کی رقم سے حصہ لیا۔ اس بیت الذکر میں تربیتی جلسے بھی ہوتے تھے جن میں مقامی لوگ شوق سے حصہ لیتے تھے۔

خاں صاحب دعوت الی اللہ کے لئے جب گاؤں سے باہر جاتے تو کسی کے مہمان نہ بنتے بلکہ اپنا کھانا اپنے ساتھ لے جاتے اور کسی پر بوجھ نہ ڈالتے۔ کئی دفعہ رشتہ داروں کے گاؤں بھی جاتے اور اپنا باورچی ساتھ لے جاتے اور اپنے کسی رشتہ دار پر بوجھ نہ ڈالتے۔ وہ سارا سارا دن دعوت الی اللہ کے کام میں صرف کر دیتے اور کسی دوسری طرف توجہ نہ دیتے۔ بڑے جری نڈر اور منکسر المزاج انسان تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ استاذی المحترم حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی ہمہ وقتی دینی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود کو بھی انہیں کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرتے تھے جس میں وہ سو فیصد کامیاب رہے۔

خاں صاحب کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام جو معہ خاندان داخل سلسلہ ہوئے

1۔ امام علی خاں۔ 2۔ نتھو خاں۔ 3۔ عزیز خاں۔ 4۔ بشیر احمد خان۔ 5۔ مبارک احمد (جو ہندو سے احمدی ہوئے) 6۔ سخاوت خاں۔ 7۔ انوار حسین۔ (جو ہندو سے احمدی ہوئے) 8۔ واجد علی خاں ساکن بیدا پتھیلی 9۔ بہادر خان ساکن موضع خان پور۔

مندرجہ بالا احباب کے خاندانوں کے افراد کی تعداد ملا کر 90 بنتی ہے۔

1950ء میں اودے پورکٹیا سے مندرجہ ذیل احباب نے قادیان میں درویشی کی حالت میں وقت گذارا۔

1۔ یوسف علی خاں۔ 2۔ امام علی خاں۔ 3۔ مبارک احمد۔ یہ تینوں احباب حضرت مصلح موعود کی اجازت سے واپس اودے پورکٹیا چلے گئے۔

اس مرد مجاہد نے 1969ء میں ربوہ ہی میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرے میں مدفون ہوئے

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

اے صفوان! کیا یہ جانور تجھے بہت اچھے لگ رہے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپؐ نے فرمایا جاؤ یہ سب جانور میں نے تمہیں بخش دیئے۔ صفوان بے اختیار یہ کہہ اٹھا کہ خدا کی قسم! اتنی بڑی عطا اتنی خوش دلی سے سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا اور یہ کہہ کر اس نے وہیں اسلام قبول کر لیا۔ (تاریخ الخمیس جلد 2 ص 94)

حارث اور زُہیر کی معافی

حارث بن ہشام اور زہیر بن امیہ بھی عکرمہ اور صفوان کے ساتھیوں میں سے تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی امان قبول کرنے کی بجائے مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد پشیمان تھے کہ نامعلوم اب ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی چچا زاد بہن ام ہانی سے معافی کے لئے سفارش چاہی کیونکہ یہ دونوں ان کے سسرالی عزیز تھے۔ حضرت ام ہانی نے انہیں امان دے کر اپنے گھر میں ٹھہرایا اور پہلے اپنے بھائی حضرت علیؓ سے ان کی معافی کے لئے بات کی۔ حضرت علیؓ نے صاف جواب دیا کہ ایسے معاندین اسلام کو میں خود اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا۔ تب ام ہانی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اب دو ظالم دشمنان اسلام کے لئے ایک ایسی خاتون کی امان جو ابھی خود بھی مسلمان نہیں ہوئی کیا حیثیت رکھتی ہے۔ مگر جب ام ہانی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ میرا بھائی علی کہتا ہے کہ وہ اس شخص کو جسے میں نے امان دی ہے قتل کرے گا۔ نبی کریم ﷺ کا حوصلہ دیکھو۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے ام ہانی جسے تم نے امان دی اسے ہم نے امان دی۔ چنانچہ ان دونوں دشمنان اسلام کو بھی معاف کر دیا گیا۔

(ابن ہشام جلد 4 ص 92 دار المعرفہ بیروت)

حارث بن ہشام کو جو قریش کے سرداروں میں سے تھا نبی کریم ﷺ نے سو اونٹوں کا تحفہ دیا۔ یہ غزوہ یرموک میں شامل ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے۔ یہ وہی حارث ہیں جنہوں نے اپنے دوسرے دو زخمی مسلمان بھائیوں عکرمہ اور سہیل کو پیاسا دیکھ کر خود پانی پینے کی بجائے انہیں پلانے کا اشارہ کیا اور یوں ایثار کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

(اسد الغابہ جلد اول صفحہ 351-352 دار احیاء التراث العربی)

حارث بن ہشام کا اپنا بیان ہے کہ جب ام ہانی نے مجھے پناہ دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی پناہ قبول فرمالی تو کوئی بھی مجھ سے تعرض نہیں کرتا تھا۔ البتہ مجھے حضرت عمرؓ کا ڈر تھا لیکن وہ بھی ایک دفعہ میرے ہاں سے گزرے' میں بیٹھا ہوا تھا مگر انہوں نے بھی کوئی تعرض نہ کیا۔ اب مجھے صرف اس بات کی شرم تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھاؤں گا کیونکہ حضورؐ کو دیکھنے سے مجھے وہ تمام باتیں اور اپنی وہ دشمنیاں یاد آ جائیں گی' جو میں ہر موقعے پر حضور ﷺ کے خلاف مشرکوں کے ساتھ مل کر کرتا رہا تھا لیکن جب میں حضور ﷺ سے ملا اس وقت وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ آپؐ کمال شفقت سے میری خاطر رک گئے اور خندہ پیشانی اور بشاشت سے میرے ساتھ ملاقات فرمائی۔ تب میں نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور حق کی گواہی دے دی۔ حضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ سب حمد اس اللہ کی ہے جس نے تمہیں ہدایت دی۔ تمہارے جیسا عقلمند انسان اسلام سے کس طرح دور اور اس سے لاعلم رہ سکتا تھا۔

(سیرت الحلبیہ جلد سوم ص 117)

الغرض فتح مکہ کے موقع پر صرف چار مجرموں کو سزائے موت دے کر باقی سب کو معاف کر دینا تاریخ عالم کا منفرد واقعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ان بے نظیر احسانات کا نظارہ دیکھ کر مشہور مستشرق سر ولیم میور بھی انگشت بدنداں ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"اشتہاریان قتل تعداد میں تھوڑے ہی تھے اور شاید وہ سارے ہی اپنے جرائم کی وجہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصاف کے مطابق قتل کے لائق تھے (سوائے ایک مغنیہ کے قتل کے) باقی سب کا قتل سیاسی عناد کی بجائے ان کے جرائم کی بنیاد پر تھا...... محمد کا یہ حیرت انگیز کردار بے مثال فیاضی اور اعتدال کا نمونہ تھا۔ لیکن محمدؐ نے جلد ہی اس کا انعام بھی لے لیا اور وہ یوں کہ آپؐ کے وطن کی ساری آبادی صدق دل سے آپؐ کے ساتھ ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم چند ہفتوں میں دو ہزار مکہ کے باسیوں کو مسلمانوں کی طرف سے (حنین میں) لڑائی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔"

(لائف آف محمد صفحہ 425 مطبوعہ لندن)

پس فتح مکہ کا دن رسول اکرم ﷺ کی ذات سے ہر تشدد کے الزام دور کرنے کا دن تھا جب مکہ کو پیغمبر اسلام کی شوکت و جلال نے ڈھانپ لیا تھا اور جب مسلمان فاتحین کے خوف سے عرب سرداروں کے جسم لرزاں تھے اور سینوں میں دل دھڑک رہے تھے۔ جب مکہ کی بستی ایک دھڑکتا ہوا دل بن گئی تھی تو یہ وقت تھا کہ تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بنایا جاتا اور جائیدادوں پر قبضہ کیا جاتا لیکن یہ دن گواہ ہے کہ کہیں ایسا نہیں ہوا اور فتح مکہ کا یہ دن ابد الآباد تک محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے جبر و تشدد کے الزام کی نفی کرتا رہے گا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شیخ محمود احمد صاحب بشیر امیر ضلع جھنگ برین ہیمبرج کی وجہ سے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد کے کمرہ نمبر 15 میں زیر علاج ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک سلطان خاں صاحب ولد مکرم ملک محمد محسن خان صاحب کراچی میں مورخہ 21۔ فروری 1999ء وفات پا گئے ان کی نماز جنازہ مکرم ظفر اللہ بٹ صاحب نے پڑھائی۔ بعد ازاں انہیں احمدیہ قبرستان گلشن احمد کراچی میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم کی عمر 77 سال تھی۔ آپ ہومیو ڈاکٹر بھی تھے اور دوائیں مفت تقسیم کرتے تھے۔ انہوں نے 1956ء میں خاکسار کے ذریعہ حضرت المصلح الموعود کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان فیلوشپ

○ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ایپلائڈ سائنسز نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواتیں طلب کی ہیں۔

1-M.Sc نیوکلیئر انجینئرنگ 2-M.Sc سسٹم انجینئرنگ 3-M.Sc نیوکلیئر میڈیسن

فیلوشپ ماہانہ Stipend جو 5026 روپے کا ہے بھی دیا جائے گا۔ مکمل تفصیلات کے لئے ڈان مورخہ 7-3-99 ملاحظہ کریں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔ اپریل 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرارداد تعزیت بروفات

محترمہ آپا امتہ الرشید

شوکت صاحبہ

○ جماعت احمدیہ کیلگری کا یہ اجلاس محترمہ آپا امتہ الرشید شوکت صاحبہ زوجہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی المناک وفات پر تعزیت کے لئے بلایا گیا ہے۔

محترمہ آپا امتہ الرشید شوکت صاحبہ 1920ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت سارہ اور آپ کے نانا حضرت میاں جمال الدین صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود میں سے تھے۔

آپ 1940ء میں محترم حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے عقد میں آئیں۔ آپ کو پہلی معلمات کلاس کی طالبہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں بہت سی صفات جمع کی ہوئی تھیں۔ کمال درجہ کی شفیق۔ ہمدرد۔ صاف گو۔ مہربان۔ نیک۔ دعاگو اور متقی خاتون تھیں۔ ساری عمر خدمت دین میں گزار دی۔ لمبا عرصہ قادیان میں اور ربوہ میں دینیات کی استاد رہیں۔ 1960ء میں جلسہ سالانہ ربوہ پر تقاریر کا موقعہ بھی ملا۔ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالصدر جنوبی، سیکرٹری تربیت مرکزیہ صدر لجنہ اماء اللہ کیلگری اور نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی اعزازی ممبر ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ علاوہ ازیں مسلسل اٹھارہ سال رسالہ مصباح کی ایڈیٹر رہنے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔

آپ نے 1984ء میں پاکستان چھوڑا اور لندن و امریکہ میں اپنے بچوں کے پاس ٹھہرتی ہوئی مستقل قیام کے ارادہ سے کینیڈا پہنچیں۔ کچھ عرصہ ایڈمنٹن میں اپنے بیٹے ہشام قمر صاحب کے پاس ٹھہریں اور پھر مستقلاً اپنی بیٹی محترمہ بشریٰ باری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیلگری کے ہاں آ گئیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث۔ حسن و احسان کی پیکر اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ایک نشان بن کر 79 سال کی عمر میں مورخہ 31۔ جنوری 1999ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے الٰہی تقدیر پر لبیک کہتی ہوئی اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔

ہم سب دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب عزیزان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

صدر و ممبران جماعت احمدیہ کیلگری

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم محمد داؤد ناصر صاحب A-97 جوڈیشل کالونی لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11۔ فروری 1999ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام معاذ داؤد تجویز ہوا ہے۔

نومولود پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم سابق صدر شعبہ ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب بھٹی سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک لائق خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان گمشدہ نقدی

○ مورخہ 2۔ مارچ 1999ء کو دارالنصر غربی سے لاری اڈہ جاتے ہوئے 800/- روپے کہیں گر گئے ہیں۔ اسی طرح مورخہ 9۔ مارچ کو دارالنصر غربی ربوہ سے گول بازار جاتے ہوئے 500/- روپے گر گئے ہیں جس کسی کو ملیں عبدالحمید 29/1 دارالنصر غربی (ب) ربوہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوموار 15۔ مارچ۔ 1999ء

12-50 a.m. جرمن سروس۔
1-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی از ربوہ
2-10 a.m. درس القرآن۔ 29-1-98
3-30 a.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔ 13-8-95
4-25 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
5-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ ربوہ۔
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ۔ تقریر وہاب احمد صاحب
6-55 a.m. لقاء مع العرب۔
8-15 a.m. اردو کلاس۔
9-20 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
9-50 a.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ ربوہ۔
12-05 p.m. درس القرآن سبق نمبر 26
1-15 p.m. تقریر از چوہدری حمید اللہ صاحب انصار اللہ کی ذمہ داریاں
2-10 p.m. لقاء مع العرب۔
3-15 p.m. اردو کلاس۔
4-30 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ پاکستان گولڈن جوبلی۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
6-10 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
7-10 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔ سبق نمبر 15۔
9-15 p.m. لقاء مع العرب۔
10-20 p.m. ترکش پروگرام۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات
11-35 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 16۔ مارچ۔ 1999ء

12-40 a.m. جرمن سروس۔
1-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 13
2-20 a.m. کوئز روحانی خزائن پروگرام۔
3-05 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
4-10 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
6-30 a.m. لقاء مع العرب۔
7-45 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ پاکستان گولڈن جوبلی۔
8-10 a.m. اردو کلاس۔
9-15 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
9-45 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 13
12-30 p.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 19-9-97۔
1-40 p.m. کوئز۔ روحانی خزائن۔
2-25 p.m. لقاء مع العرب۔
3-25 p.m. اردو کلاس۔
4-30 p.m. طبی معاملات۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
6-05 p.m. انڈونیشین پروگرام۔
7-05 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
9-15 p.m. لقاء مع العرب۔
10-15 p.m. نارویجین پروگرام۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس حدیث۔
11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 10- مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
11- مارچ- غروب آفتاب- 6-16
12- مارچ- طلوع فجر- 4-59
12- مارچ- طلوع آفتاب 6-20

عالمی خبریں

بنگلہ دیشی طالبان

بنگلہ دیش میں علماء کی ایک تنظیم نے انتباہ کیا ہے کہ ملک میں امدادی ادارے اور حقوق انسانی کی تنظیمیں آئندہ اگر کوئی جلسہ کریں تو اس میں عورتوں کو شامل نہ کیا جائے۔ کوئی عورت کسی جلسہ میں شریک نہ ہو۔ بی بی سی کے مطابق یہ انتباہ ڈھاکہ کے ایک جلسے میں کیا گیا جس میں لمبے کرتے اور ٹوپیاں پہنے باریش نوجوانوں نے کہا کہ ہم طالبان ہیں۔

اکیس برس سے کرفیو

کابل میں اکیس برس سے رات کا کرفیو نافذ ہے جو کیونسٹ دور حکومت سے ورثے میں ملا ہے۔ اور بعد کی تمام حکومتوں نے اسے قائم رکھا۔ طالبان نے بھی اسے قائم رکھا ہے اور کہا ہے کہ امن قائم ہوتے ہی یہ کرفیو اٹھالیا جائے گا۔

تمام خواتین ناکام

قطر کے بلدیاتی انتخابات میں جہاں پہلی دفعہ خواتین نے الیکشن میں حصہ لیا تھا۔ تمام خواتین امیدوار ناکام ہو گئیں۔

لندن میں ایشیائیوں کا احتجاج

لندن میں ایشیائی باشندوں نے احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ بھارت میں مسیحیوں پر مظالم بند کئے جائیں۔ 45- ہزار افراد پر مشتمل مارچ کا اہتمام برطانیہ بھر سے آئے ہوئے عیسائیوں کی تنظیم نے کیا تھا۔ جسے انگلینڈ کے تمام چرچوں کی حمایت حاصل تھی۔

ایرانی صدر کا دورہ اٹلی

ایران کے صدر خاتمی اٹلی کے دورے پر روم پہنچے تو ہزاروں جلاوطن ایرانیوں نے مظاہرہ کیا۔ ادھر ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈیم میں ایرانی باشندوں کے ایک گروپ نے صدر خاتمی کے دورہ اٹلی پر احتجاج کرتے ہوئے اٹلی کے قونصل خانے پر تھوڑی دیر کے لئے قبضہ کرلیا۔

مصر اور لیبیا کے انضمام کی تجویز

صدر معمر القذافی نے مصر اور لیبیا کے انضمام کی تجویز پیش کی ہے وہ آجکل مصر کا سات روزہ دورہ کر رہے ہیں۔ مصری عوام ان کے دورے پر خاصے جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

رابڑی دیوی دوبارہ وزیر اعلیٰ

بہار میں صدر راج کی مدت ختم ہونے کے بعد صوبے کے گورنر نے حکومت تشکیل دینے کے لئے رابڑی دیوی کی درخواست منظور کرلی چنانچہ انہوں نے بطور وزیر اعلیٰ حلف اٹھا لیا ہے۔ گورنر نے انہیں دس دن میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔

امریکہ اور جاپان کا میزائل پروگرام

چین نے کہا ہے کہ امریکہ اور جاپان کا میزائل پروگرام عالمی امن کے لئے تباہ کن ہے۔ تائیوان کو کسی قسم کے میزائل پروگرام کی فراہمی چین کے اندرونی معاملات میں مداخلت تصور کی جائے گی اور چین اپنے دفاع کے اقدامات کرے گا۔

شاہ فہد کی اہلیہ کا انتقال

سعودی شاہ فہد بن عبدالعزیز کی پہلی اہلیہ محترمہ انوحسن امریکہ میں انتقال کر گئیں وہ ایک سال سے زیر علاج تھیں۔

دو ملکوں کے قرضے معاف

امریکہ نے لاطینی امریکہ کے دو ملکوں نکاراگوا اور ہونڈراس کے قرضے معاف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکی صدر کلنٹن نے یہ اعلان لاطینی امریکہ کے چار ممالک کے دورے کے دوران کیا۔

ملکی خبریں

فقہ حنفیہ زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ

سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ فقہ حنفی والے بھی زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہونے کی درخواست دے سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے سندھ ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے حکومت کی اپیل مسترد کردی عدالت نے کہا کہ زکوٰۃ آرڈیننس کے تحت فقہ جعفریہ کے مسلمانوں کو جو استثناء حاصل ہے وہی حیثیت فقہ حنفیہ کے پیروکاروں کی بھی ہے۔

فوجی عدالتوں کے لئے قانون سازی

اسلام آباد سے قومی اسمبلی کے رکن اور قانون کے پارلیمانی سیکرٹری سید ظفر علی شاہ نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں کہا کہ فوجی عدالتوں کے قیام کے لئے پارلیمنٹ قانون سازی کرے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں قانونی سازی کا راستہ کھلا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ سپریم ہے اسے انتظامیہ کے بنائے ہوئے آرڈیننس میں تبدیلی اور بہتری کرکے قانون سازی کا پورا اختیار حاصل ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنا حق استعمال کیا اب ہم اپنا حق استعمال کریں گے۔

تحقیقات کرائینگے

وزیر قانون خالد انور نے کہا کہ کراچی میں پولیس مقابلوں کی تحقیقات کرائیں گے۔ عدالتی فیصلوں کا احترام کرتے ہیں۔ ایم کیو ایم کے سینیٹر آفتاب شیخ نے کہا کہ جعلی مقابلے نہ رکے تو حالات بے قابو ہو جائیں گے۔

پاک بھارت تجارت

پاکستان اور بھارت میں تجارت میں اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ڈالر کی بجائے لوکل کرنسی میں ایل سی کھولنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ بھارتی تجارتی وفد کے صدر نے کہا کہ بھارتی اشیاء دوبئی سنگاپور اور سری لنکا کے راستے پاکستان آرہی ہیں۔ اس طریق کو ختم کرنے کے لئے براہ راست تجارت شروع کی جائے تو حکومتوں کو ریونیو اور عوام کو سستی اشیاء ملیں گی۔

نادہندگان سے دو دو ہاتھ ہونگے

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم نادہندگان سے دو دو ہاتھ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پولیس کو عوام کا خادم بنا کر چھوڑوں گا۔ پولیس کی کارکردگی سے خوش نہیں ہوں۔

زراعت صنعت میں بھی دھماکے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ زراعت و صنعت میں بھی دھماکے کرنے ہوں گے۔ بینظیر کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کا نظم و نسق آئین اور قانون کے مطابق چل رہا ہے۔ ہر شخص کو اسے تسلیم کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی ترقی اور خوراک میں خود کفالت کے لئے زرعی ترقی کی ضرورت ہے۔ پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بن گیا ہے۔ ہم دوسرے شعبوں میں کس طرح پیچھے رہ سکتے ہیں۔ سکھر سے رحیم یار خان تک صنعتی زون بنانے کے لئے سہولتیں دیں گے۔

طاہر القادری کا اعلان

توقع ہے کہ ایک آدھ دن میں طاہر القادری عوامی اتحاد سے علیحدگی کا اعلان کردیں گے۔ عوامی اتحاد میں اختلافات کا ڈراپ سین قریب آگیا ہے۔

مثالی مونٹیسوری سکول
کڈز وزڈم ہاؤس
Ph: 212745

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز [illegible]
212037
212175

جدید کمپیوٹر برائے فروخت
ایک عدد کمپیوٹر ماڈل 266 Pentium Solo بالکل نیو فوری قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کرسکتے ہیں۔ ☎ 211257
نوید احمد احمد نگر نزد ربوہ

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپر بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
FAX (4524) 212299 ★ 213156 - 771 ☎

اسامیاں خالی ہیں
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ (بھلائی سوپ فیکٹری) کو خالی اسامیاں پُر کرنے کیلئے درج ذیل کوائف کے حامل دیانتدار محنتی اور صحت مند افراد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد امیر ضلع صدر جماعت سے تصدیق شدہ درخواستیں ہمراہ لیکر 22/3/99 تک درج ذیل پتہ پر پہنچ جائیں۔
سیکیورٹی گارڈز کیلئے درخواستیں دینے والے احباب اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنے اسلحہ لائسنس کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائیں۔

	نام اسامی	تعداد	تجربہ	تعلیمی قابلیت کم از کم
1-	ڈرائیور	3	5 سال	مڈل
2-	سیکورٹی گارڈز	2	″	″

وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ 3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد